ISSN: 2959-2224 (Online) and 2959-2216 (Print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/uas/index
Publisher by: Department of Hadith, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

الجامع الصحیح (از ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیلؒ بخاری) کی تفسیری احادیث و آثار کا اسلوب و منہج

Al-Jami' al-Sahih (by Abu Abdullah Muhammad Bin Ismail Bukhari) Style of Tafseeri Hadiths and Asaar

Dr. Ali Raza Yousaf*
Ph. D Scholar, Department of Islamic Thought and Culture, NUML University, Islamabad.
Email: dralirazayousaf@gmail.com, ORCID: https://orcid.org/0000-0003-2891-5678

Dr. Syed Abdul Ghaffar Bukhari
Associate Professor, Department of Islamic Thought and Culture, NUML University, Islamabad.
Email: sagbukhari@numl.edu.pk, ORCID: https://orcid.org/ 0000-0001-6531-6565

Abstract:
Imam Abu Abdullah Muhammad bin Ismail al-Bukhari (d. 256 AH), the eminent Hadith scholar, compiled the renowned Al-Jami'al-Sahih, universally acknowledged by the Muslim Ummah as the most authentic book after the Holy Qur'an. This compilation stands as a foundational text in the science of Hadith, and within it, the section titled Kitab al-Tafsir (The Book of Exegesis) occupies a unique and distinguished position. Imam al-Bukhari undertook the task of explicating nearly every surah of the Qur'an, organizing Kitab al-Tafsir in a structure that closely mirrors the sequence and number of Qur'anic surahs. In this section, he included 505 Hadiths, out of which 100 Hadiths are exclusive to this chapter and are not found elsewhere in Al-Jami' al-Sahih. This exclusivity adds to the scholarly and exegetical value of the book. A significant methodological feature of Kitab al-Tafsir is Imam Bukhari's use of both Tafsir bil-Ma'thur (exegesis based on transmitted narrations from the Prophet ﷺ, Companions, and Successors) and Tafsir bil-Ra'y al-Mahmood (reasoned interpretation that is sound and acceptable within scholarly boundaries). His adoption of both approaches indicates his balanced methodology and his recognition of the legitimacy of Ra'y when grounded in sound knowledge and principles of interpretation. Moreover, Kitab al-Tafsir is a valuable source for numerous 'Uloom al-Qur'an (sciences of the Qur'an), including but not limited to:

- Asbab al-Nuzul (occasions of revelation),
- Classification of Makki and Madani surahs,
- Enumeration of verses ('Adad al-Ayat),
- Knowledge of Qur'anic recitations ('Ilm al-Qira'at),
- Understanding of rare and obscure Qur'anic words (Gharib al-Qur'an).

Imam Bukhari also masterfully integrates the Qur'anic text with relevant Hadiths, presenting a coherent intertextual methodology that deepens one understands of both the Qur'an and the Sunnah. His Kitab al-Tafsir thus serves as an indispensable resource for students and scholars seeking a Hadith-based insight into the meanings and contexts of the Qur'anic revelation.

Keywords: Abu Abdullah Muhammad bn Ismail, Tafseeri Hadith, Jami' al-Sahih, Style of Tafseeri Hadiths and Asaar

* Email of corresponding author: dralirazayousaf@gmail.com

تعارف:

قرآن مجید فصاحت و بلاغت کی بلند ترین کتاب ہے جو اپنے اندر بے پایاں ہدایات، احکام، قصص، مثالیں، عقائد، اخلاقیات اور معاشرتی نظام رکھتی ہے۔ مگر اس کے مفاہیم و مضامین کی تفہیم کے لیے سنتِ رسول ﷺ کا سہارا ناگزیر ہے۔ احادیث نبویہ قرآن کی تفسیر، تشریح اور توضیح کا سب سے معتبر اور محفوظ ذریعہ ہیں۔ علمائے حدیث نے مختلف ادوار میں قرآن کی تفسیر کے لیے احادیث کا انتخاب، جمع اور تدوین کیا۔

ان محدثین میں امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ (194ھ–256ھ) کا نام نہایت نمایاں ہے، جنہوں نے اپنی عظیم تصنیف الجامع الصحیح میں فقط صحیح احادیث کو جمع کیا۔ امام بخاریؒ نے اس کتاب میں ایک مستقل باب کتاب التفسیر کے نام سے قائم کیا، جس میں قرآن کریم کی آیات کی وضاحت کے لیے احادیثِ نبویہ، آثار صحابہؓ و تابعینؒ اور اقوالِ سلف کو منہجی انداز میں جمع کیا۔ اس تحقیقی مقالے میں ہم امام بخاریؒ کی تفسیری احادیث و آثار کا اسلوب و منہج کو بیان کیا ہے۔

امام ابو محمد بن اسماعیل بخاریؒ کا تعارف:

فن حدیث اور روایت و درایت کو اول تا آخر سب سے بڑھ کر جس ہستی پر فخر و ناز ہے اور جس کی بے نظیر خدمات وہ امیر المؤمنین فی الحدیث محمد بن اسماعیل البخاریؒ (م256ھ) ہیں۔ جن کی علمی جلالت، امامت، بے نظیر قوت حافظہ، ذہانت، تقویٰ و طہارت اور سب سے بڑھ کے متون و اسانید اور اسماء الرجال میں مہارت پر تمام اہل علم متفق ہیں۔

آپ کی کنیت ابو عبد اللہ، اور محمد بن اسماعیل نام، شیخ الاسلام، امام الحفاظ، امیر المؤمنین فی الحدیث وغیرہ القاب ہیں۔ آپؒ کا نسب نامہ کچھ اس طرح سے ہے:

"أبو عبد الله مُحَمَّد بن إِسْمَاعِيل بن إِبْرَاهِيم بن الْمُغِيرَة بن بردزبه الْجعْفِيّ "[1]

(ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ الجعفی)

امام بخاریؒ فارسی النسل تھے، آپ کے پردادا نے حاکم بخارا ایمان جعفی کے دست پر اسلام قبول کیا، اسی لئے جعفی کہلائے۔[2] آپ کی پیدائش خراساں کے مشہور شہر بخارا میں 13 شوال 194ھ بروز جمعۃ المبارک، بعد نماز جمعہ ہوئی۔[3] امام بخاریؒ کے ایام طفولیت ہی میں باپ کا سایہ عاطفت سر سے اٹھ گیا تھا، ماں نے ان کی پرورش کی، امام بخاریؒ کی والدہ ماجدہ بڑی خدا رسیدہ، صاحبہ کرامات خاتون تھیں، آپؒ کی بینائی بچپن میں کسی وجہ سے جاتی رہی، ایک دن والدہ نے خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ فرما رہے ہیں:

"يَا هَذِه قد رد الله على ابْنك بَصَره بِكَثْرَة دعائك "[4]

اے بی بی! تمہاری کثرت دعا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کے بیٹے کی بینائی لوٹا دی ہے۔

امام بخاریؒ ہلکے بدن، اوسط قد و قامت، گندمی رنگ والے تھے۔[5] امام بخاریؒ کو بچپن ہی سے طلب علم کا شوق تھا، چنانچہ آپ نے اپنے وطن بخارا ہی میں کسب علم و فیض شروع کر دیا اور دس سال یا اس سے بھی کم عمر میں حفظ حدیث میں لگ گئے، چنانچہ آپ کے کاتب کہتے ہیں کہ میں نے امام بخاریؒ کو فرماتے ہوئے سنا:

"ألهمت حفظ الحَدِيث وَأَنا فِي الْكتاب قلت وَكم أَتَى عَلَيْك إِذْ ذَاك فَقَالَ عشر سِنِين أَو أقل "[6]

حفظ حدیث کا شوق میرے دل میں اسی وقت پیدا ہو گیا، جب میں مکتب میں تھا، میں نے کہا! اس وقت آپ کی عمر کیا تھی؟ تو فرمایا: دس سال یا اس سے کم تھی۔

علمی اسفار

امام بخاریؒ نے اپنے وطن مالوف ہی میں رہ کر محمد بن سلام بیکندی، عبداللہ بن محمد مسندی، ابراہیم بن الاشعث جیسے بڑے محدثین سے کسب فیض کیا۔ 205ھ میں سماع حدیث کی ابتداء ہوئی اور بچپن ہی میں محدث عبداللہ بن مبارک کی تصانیف کو ازبر کر لیا۔[7]

اس کے بعد آپ نے محدثین کے طریقے کے مطابق علمی رحلات کے لیے کمر باندھا کہ جس کے بغیر فن حدیث میں مہارت حاصل نہیں ہو سکتی تھی اور نہ ہی سنت کا خزانہ جمع ہو سکتا ہے۔ چنانچہ سولہ سال کی عمر میں آپ نے پہلا سفر والدہ ماجدہ اور بڑے بھائی کی معیت میں مہبط وحی، مرکز اسلام، مکہ معظمہ کا کیا۔ جب آپ نے سفر کیا اس وقت داڑھی اور مونچھ کے بال بھی نہیں اُگے تھے۔ علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں: "شدا وصنف وحدث وما في وجهه شعرة "[8] (آپؒ نے سفر کیا، حدیثیں بیان کیں اور کتابیں لکھیں جب کہ آپ کے چہرے پر بال بھی نہیں اُگے تھے۔)

بڑے بھائی اور والدہ تو واپس لوٹ آئے، لیکن آپ نے جوار حرم میں رہ کر حدیثیں پڑھنا پسند کیا۔ چنانچہ مکہ معظمہ میں آپ نے ابو الولید احمد بن الارزقی، عبداللہ بن یزید، اسماعیل بن سالم الصائغ، ابو بکر عبداللہ بن الزبیر، علامہ حمیدی جیسے کبار محدثین سے روایات اخذ کیں۔[9]

آپ عمر کے اٹھارہویں برس 212ھ میں مدینہ پہنچے۔ مدینہ میں اس وقت جو لوگ درس دیتے تھے ان میں ابراہیم بن المنذر، مطرف بن عبداللہ، ابراہیم بن حمزہ، ابو ثابت، محمد بن عبداللہ، عبدالعزیز بن عبداللہ الاویسی اور ان کے اقران خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔[10] مدینہ منورہ میں دامن مراد کو ابھرنے کے بعد اسلامی بلاد و امصار کے تمام بلند پایہ محدثین کی طرف رخت سفر باندھا، خراسان، کوفہ، بصرہ، بغداد، حجاز، شام اور مصر تشریف لے گئے، بعض شہروں کی طرف تو متعدد بار تشریف لے گئے، چنانچہ بصرہ چار بار اور بغداد کا سفر آٹھ بار کیا ہے۔[11]

امام بخاریؒ کے شیوخ:

امام بخاریؒ نے ایک ہزار اسی (1080) اساتذہ سے حدیثیں تحریر کی۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے خود امام صاحب کا قول نقل کیا ہے: "كتبت عَن ألف وَثَمَانِينَ نفسا "[12] (میں نے ایک ہزار اسی شیوخ سے روایتیں لکھیں ہیں۔)

اسی طرح امام بخاریؒ نے ان شیوخ سے احادیث لکھی جو ایمان کے قول و عمل کے اعلی درجے پر فائز تھے۔ "لم أكتب إِلَّا عَمَّن قَالَ الْإِيمَان قَول وَعمل "[13] (آپؒ نے صرف ان شیوخ سے حدیثیں لکھیں ہیں جو ایمان کے قول و عمل ہونے کے قائل تھے۔) چنانچہ بلخ میں مکی بن ابراہیم سے، بغداد میں عفان سے، مکہ میں المقری سے، بصرہ میں ابو العاصم اور محمد بن عبداللہ انصاری، کوفہ میں عبداللہ بن موسیٰ سے، شام میں ابو المغیرہ اور فریابی سے، عسقلان میں آدم بن نوح سے، حمص میں ابو الیمان سے، دمشق میں ابو مسہر وغیرہ جیسے صاحب امتیازات اساتذہ سے کسب فیض کیا۔[14]

آپ کے مشاہیر اساتذہ و شیوخ میں ابو بکر الحمیدی، علی بن مدینی، یحییٰ بن معین، امام احمد بن حنبلؒ، ابو نعیم فضل بن دکین کے اسماء سر فہرست ہیں۔[15]

امام بخاریؒ کے تلامذہ:

امام بخاریؒ کے تلامذہ کی صحیح تعداد تو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، صرف "الجامع الصحیح" کو نوے ہزار آدمیوں نے روایت کیا ہے۔ دیگر مصنفات کے رواۃ الگ ہیں۔ آپ کے تلامذہ بھی علمی جلالت میں اپنا مخصوص مقام رکھتے ہیں اور یہ استاذ کی علو مرتبت پر اہم دلیل ہے۔ مشہور تلامذہ میں امام مسلم بن حجاج قشیری، امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، امام نسائی، امام محمد بن نصر مروزی، امام دارمی، امام ابن خزیمہ، ابراہیم الحزلی، ابو جعفر محمد بن ابی حاتم وراق کاتب بخاری اور فربری[16] کے نام سر فہرست ہیں۔

تصانیف:

امام بخاریؒ کی ان تصانیف کا ذکر حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے کیا ہے۔ جن کا تعارف حضرت مولانا عبد السلام صاحب مبارک پوریؒ نے سیرۃ البخاری میں بھی کرایا ہے۔ تصانیف کی اجمالی فہرست یہ ہے:

1)الجامع الصحیح	2)الادب المفرد	3)جزء رفع الیدین
4)جزء القراۃ خلف الامام	5)برالولدین	6)التاریخ الکبیر
7) التاریخ الاوسط	8) التاریخ الصغیر	9)خلق افعال العباد
10) کتاب الضعفاء	11) الجامع الکبیر	12)المسند الکبیر
13) التفسیر الکبیر	14)کتاب الھبة	15)کتاب الاشربة
16) اسامی الصحابة	17) کتاب الوحدان	18) کتاب العلل
19)کتاب الکنیٰ	20) کتاب الفوائد	21) قضایا الصحابة

22) کتاب الرقاق[17]

قوت حافظہ:

امام بخاریؒ قوت حافظہ میں بے نظیر تھے، آپ کے تمام تذکرہ نویسوں نے آپ کے حفظ وضبط کے عجیب عجیب واقعات بیان کیے ہیں، جب آپ بغداد تشریف لے گئے اور آپ کے حفظ وضبط کا غلغلہ ہوا تو وہاں کے علماء مشائخ نے آپ کا امتحان لینا چاہا، چنانچہ انہوں نے ایک سو حدیثوں کی سند و متن کو الٹ پلٹ کر اس حدیث کی سند کو اس حدیث سے، اس حدیث کی سند کو اس حدیث سے ملا دیا اور پھر دس دس حدیثیں ایک ایک آدمی کے ذمہ لگا دیا، اور انہیں حکم دیا کہ حاضر مجلس ہو کر امام بخاریؒ پر ان احادیث کو پیش کریں۔ چنانچہ جب مجلس منعقد ہو گئی اور سکون طاری ہو گیا تو ایک ایک آدمی نے باری باری دس دس حدیثوں کو پیش کرنا شروع کیا، امام بخاریؒ ہر بار یہی کہتے: " لَا أعرفهُ " اس طرح دسوں نے اپنی اپنی باری میں دس دس حدیثوں کو پیش کر دیا۔ آپ بس " لَا أعرفهُ "[18] فرماتے، امام بخاریؒ کے اس جواب پر باہم علماء کرام کہتے ہیں: یہ آدمی سمجھ گیا اور ناواقف کار امام بخاریؒ کے عجز اور تقصیر اور قلت حفظ کا گمان کرتے۔

آخر میں آپ پہلے شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: آپ نے جو احادیث پیش کی ہیں، وہ اس طرح ہیں، پھر دوسرے کی طرف، اس کے بعد تیسرے کی طرف، غرض کہ باری باری تمام کی طرف متوجہ ہوئے اور ہر ایک کی پیش کردہ احادیث کی اصلاح کی سند کو اصل متن سے ملا دیا اور اس بات کا لحاظ رکھا کہ ترتیب نہ بدلنے پائے، نیز ان لوگوں نے جو غلط اور مقلوب سند و متن کیا تھا، اس کو بھی یاد رکھا اور یہ اس طرح نہیں بلکہ اس طرح ہے:

"فَأَقر النَّاس لَهُ بِالْحِفْظِ وأذعنوا لَهُ بِالْفَضْلِ "[19]

(تب اس وقت لوگوں نے اس قوت حفظ اور فضل کا اعتراف کیا۔)

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں:

"فَمَا الْعجب من رده الْخَطأَ إِلَى الصَّوَاب فَإِنَّهُ كَانَ حَافِظًا بل الْعجب من حفظه للخطأ على تَرْتِيب مَا ألقوه عَلَيْهِ من مرّة وَاحِدَة"[20]

خطاء کو صواب کی طرف پھیر دینے میں کوئی تعجب نہیں ہے، کیونکہ وہ حافظ حدیث تھے، بلکہ تعجب بات تو یہ ہے کہ انہوں نے خطاء کو اسی ترتیب سے یاد رکھا، جس ترتیب سے ان لوگوں نے پیش کیا تھا۔

وفات:

امام بخاریؒ کا خرتنگ میں کچھ ایام قیام رہا۔ عبدالقدوس روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات امام بخاریؒ کو دعا کرتے ہوئے سنا، جب وہ صلوۃ اللیل سے فارغ ہو چکے تھے:

"اللَّهُمَّ إِنَّه قد ضَاقَتْ عَليّ الأَرْض بِمَا رَحبَتْ فاقبضني إِلَيْك۔"[21]

اے میرے اللہ! زمین اپنی کشادگی کے باوجود مجھ پر تنگ ہو گئی ہے۔ تو تو مجھے اپنے دربار میں بلالے۔

امام بخاریؒ مستجاب الدعوات تھے، اللہ نے آپ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کو شرف قبولیت بخشا، راوی کا بیان ہے:

"فما تم الشهر حتى قبضه الله تعالى وقبره بخرتنك۔"[22]

ایک ماہ بھی نہ گذرنے پایا تھا کہ آپ مالک حقیقی سے جا ملے۔

"بلغنا أن البخاري نزل قريةً خَرْتَنكَ على فَرسخين من سَمرقند، فنزل على غالب بن جبريل، فمرض واشتد مرضه، ثمّ أرادَ الرُّكوب فعجز ، فقال : قد ضعفتُ. فدعا بدعوات، ثمّ اضطجع، فقُضي رحمه الله تعالى۔"[23]

آپ بیمار پڑے تو اہل سمرقند نے اپنا قاصد بھیج کر آپ کو طلب کیا، آپ نے ان کی درخواست منظور فرمائی، موزہ پہنا، عمامہ باندھا اور سوار ہونے کی تیاری کی ہے۔ ابھی بیس قدم چلے ہوں گے کہ فرمایا: مجھے چھوڑ دو، میں بہت کمزور ہو چکا ہوں، پھر آپ نے چند دعائیں کیں اور لیٹ گئے، روح قفص عنصری سے پرواز کر گئی۔

"قال مهيب بن سليم : مات البخاري عندنا ليلة عيد الفطر من سنة ست وخمسين ومئتين ، وقد بلغ اثنتين وستين سنة۔ "[24]

مہیب بن سلیم بیان کرتے ہیں: عید الفطر کی رات 256ھ کو علم و فضل زہد و تقویٰ کا یہ آفتاب غروب ہو گیا۔ اور آپ کی عمر 62 سال تھی۔

"ودفن يوم الفطر بعد صلاة الظهر يوم السبت لغرة شوال من سنة ست وخمسين ومائتين.عاش اثنتين وستين سنة إلا ثلاثة عشر يوما۔ "[25]

الجامع الصحیح کی بدء الوحی سے ابتداء:

امام بخاریؒ کا یہ امتیاز ہے کہ انہوں نے الجامع الصحیح کی ابتداء" كيف بدء الوحی" سے کی ہے، جس سے امام بخاریؒ بتانا چاہتے ہیں کہ ان کا مقصد وحی الٰہی کو جمع کرنا ہے۔

جیسا جو تفسیر قرآن نبی کریم ﷺ سے منقول ہے وہ بھی وحی ہے، کیونکہ وحی کا اطلاق قرآن مجید کے ساتھ ساتھ حدیث پر بھی ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا:

﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾ (26)

واضح دلائل اور کتابیں دے کر۔ اور ہم نے تیری طرف یہ نصیحت اتاری، تاکہ تو لوگوں کے لیے کھول کر بیان کر دے جو کچھ ان کی طرف اتارا گیا ہے اور تاکہ وہ غور و فکر کریں۔

اس لیے امام بخاریؒ نے تفسیر القرآن کے لیے صرف کتاب التفسیر پر اکتفاء نہیں کیا، بلکہ اکثر ابواب میں عنوان کی مناسبت کے ساتھ آیات ذکر کرتے ہیں، اور ان کے معانی بیان کرتے ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے احادیث تفسیر کو ایک کتاب میں جمع کیا ہے۔ جس کا نام "تجريد التفسير من صحيح البخارى على ترتيب السور" رکھا ہے۔

امام بخاریؒ کا الجامع الصحیح میں تفسیری مناہج:

امام بخاریؒ نے الجامع الصحیح میں تین طرح سے قرآنی تفسیر کی ہے۔

(الف) عمومی ابواب میں تفسیر قرآن (ب) کتاب فضائل القرآن (ج) کتاب التفسیر

(الف) عمومی ابواب میں تفسیر قرآن:

1. امام بخاریؒ کسی موضوع کے بارے میں جب کتاب قائم کرتے ہیں تو اس کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کے طور پر قرآنی آیات کو پیش کرتے ہیں: مثلاً کتاب الایمان میں باب قائم کیا ہے: بَابُ الإِيمَانِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «بُنِيَ الإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسٍ» یہ باب قائم کرنے کے بعد بطور وضاحت چند آیات ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً:

وَهُوَ قَوْلٌ وَفِعْلٌ، وَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ﴾ (27)، ﴿وَزِدْنَاهُمْ هُدًى﴾، (28)﴿وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى﴾ (29)، ﴿وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ﴾ (30)، ﴿وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا﴾ (31)، وَقَوْلُهُ: ﴿أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَذِهِ إِيمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا﴾ (32). وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا﴾ (33). وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا زَادَهُمْ إِلاَّ إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا﴾ (34). وَالْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ مِنَ الإِيمَانِ.وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ إِنَّ لِلإِيمَانِ فَرَائِضَ وَشَرَائِعَ وَحُدُودًا وَسُنَنًا، فَمَنِ اسْتَكْمَلَهَا اسْتَكْمَلَ الإِيمَانَ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَكْمِلْهَا لَمْ يَسْتَكْمِلِ الإِيمَانَ، فَإِنْ أَعِشْ فَسَأُبَيِّنُهَا لَكُمْ حَتَّى تَعْمَلُوا بِهَا، وَإِنْ أَمُتْ فَمَا أَنَا عَلَى صُحْبَتِكُمْ بِحَرِيصٍ.(35)

اور ایمان کا تعلق قول اور فعل ہر دو سے ہے اور وہ بڑھتا ہے اور گھٹتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا" تاکہ ان کے پہلے ایمان کے ساتھ ایمان میں اور زیادتی ہو۔" اور فرمایا کہ "ہم نے ان کو ہدایت میں اور زیادہ بڑھا دیا۔" اور فرمایا کہ "جو لوگ سیدھی راہ پر ہیں ان کو اللہ اور ہدایت دیتا ہے۔" اور فرمایا کہ "جو لوگ ہدایت پر ہیں اللہ نے اور زیادہ ہدایت دی اور ان کو پرہیزگاری عطا فرمائی۔" اور فرمایا کہ "جو لوگ ایماندار ہیں ان کا ایمان اور زیادہ ہوا۔" اور فرمایا کہ "اس سورۃ نے تم میں سے کس کا ایمان بڑھا دیا؟ فی الواقع جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کا ایمان اور زیادہ ہو گیا۔" اور فرمایا کہ "منافقوں نے مومنوں سے کہا کہ تمہاری بربادی

کے لیے لوگ بکثرت جمع ہو رہے ہیں، ان کا خوف کرو۔ پس یہ بات سن کر ایمان والوں کا ایمان اور بڑھ گیا اور ان کے منہ سے یہی نکلا "حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ"[36] اور فرمایا کہ "ان کا اور کچھ نہیں بڑھا، ہاں ایمان اور اطاعت کا شیوہ ضرور بڑھ گیا۔" اور حدیث میں وارد ہوا کہ اللہ کی راہ میں محبت رکھنا اور اللہ ہی کے لیے کسی سے دشمنی کرنا ایمان میں داخل ہے، اور خلیفہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے عدی بن عدی کو لکھا تھا کہ ایمان کے اندر کتنے ہی فرائض اور عقائد ہیں۔ اور حدود ہیں اور مستحب و مسنون باتیں ہیں جو سب ایمان میں داخل ہیں۔ پس جو ان سب کو پورا کرے اس نے اپنا ایمان پورا کر لیا اور جو پورے طور پر ان کا لحاظ رکھے نہ ان کو پورا کرے اس نے اپنا ایمان پورا نہیں کیا۔ پس اگر میں زندہ رہا تو ان سب کی تفصیلی معلومات تم کو بتلاؤں گا تاکہ تم ان پر عمل کرو اور اگر میں مر ہی گیا تو مجھ کو تمہاری صحبت میں زندہ رہنے کی خواہش بھی نہیں۔

2. حدیث میں اگر کوئی لفظ استعمال ہوا ہے، اور وہ لفظ قرآن مجید میں بھی استعمال شدہ ہو تو اس کی وضاحت کرتے ہیں: مثلاً سورۃ الفاتحہ کی فضیلت میں حدیث لائے ہیں:

لأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ۔ [37]

تمہیں قرآن کی عظیم ترین سورۃ سکھاؤں گا۔

پھر حدیث میں بیان شدہ لفظ اعظم کی وضاحت کرتے ہوئے قرآن مجید کی یہ آیت پیش کی ہے:

﴿ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ﴾ [38]

اور بلاشبہ یقیناً ہم نے تجھے بار بار دہرائی جانے والی سات آیتیں اور بہت عظمت والا قرآن عطا کیا ہے۔

3. جن الفاظ سے باب قائم کرتے ہیں اگر وہی لفظ قرآن مجید میں بیان ہوا ہے تو باب میں ہی آیت بطور تائید پیش کرتے ہیں: مثلاً امام بخاریؒ نے "كتاب الوحی" میں یہ باب قائم کیا ہے۔ "بَابُ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ" (باب: نبی کریم ﷺ پر وحی کی ابتداء کیسے ہوئی۔)

اس باب کو قائم کرنے کے بعد امام بخاریؒ نے یہ آیت پیش کی ہے:

وقول الله جل ذكره: ﴿إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ﴾ [39]

اور اللہ عزوجل کا یہ فرمان: ﴿ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ﴾ کہ ہم نے بلاشبہ (اے محمد ﷺ) آپ کی طرف وحی کا نزول اسی طرح کیا ہے جس طرح نوح (علیہ السلام) اور ان کے بعد آنے والے تمام نبیوں کی طرف کیا تھا۔

(ب) کتاب فضائل القرآن:

امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں کتاب التفسیر کے علاوہ کتاب فضائل القرآن قائم کیا، اور اس میں 37 ابواب قائم کر کے فضائل قرآن کے متعلق 79 احادیث ذکر کی ہیں۔ جن میں پہلی اور آخری حدیث بطور نمونہ پیش کی جاتی ہے۔

امام بخاریؒ نے کتاب فضائل القرآن میں پہلا باب: "بَابُ كَيْفَ نُزُولُ الْوَحْيِ وَأَوَّلُ مَا نَزَلَ"(باب: وحی کیوں کر اتری اور سب سے پہلے کون سی آیت نازل ہوئی تھی؟) قائم کیا ہے، اور اس باب کے تحت پہلی حدیث یہ لے کر آئے ہیں:

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ، وَابْنُ، عَبَّاسٍ رضى الله عنهم قَالاَ لَبِثَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ۔(40)

ہم سے عبداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا' ان سے شیبان بن عبدالرحمٰن نے' ان سے یحییٰ بن کثیر نے' ان سے سلمی بن عبدالرحمٰن بن عوف نے بیان کیا کہ مجھ کو عائشہ، عبداللہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ مکہ میں دس سال رہے اور قرآن نازل ہوتا رہا اور مدینہ میں بھی دس سال تک رہے اور آپ ﷺ پر وہاں بھی قرآن نازل ہوتا رہا۔

اسی طرح امام بخاریؒ نے کتاب فضائل القرآن میں آخری باب: "بَابُ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ "(باب: قرآن مجید اس وقت تک پڑھو جب تک دل لگا رہے۔) قائم کیا ہے، اور اس باب کے تحت یہ آخری حدیث لے کر آئے ہیں:

حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ "اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ۔"(41)

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد نے بیان کیا، ان سے ابوعمران جونی نے اور ان سے جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قرآن مجید اس وقت تک پڑھو جب تک اس میں دل لگے، جب جی اچاٹ ہونے لگے تو پڑھنا بند کر دو۔

(ج) کتاب التفسیر:

امام بخاریؒ نے الجامع الصحیح میں کچھ عمومی ابواب قائم کیے اور کتاب فضائل القرآن کو قائم کیا، اسی طرح کتاب التفسیر کو بھی قائم کیا ہے۔ امام بخاریؒ نے کتاب التفسیر میں 505 احادیث بیان کی ہیں، جن میں سے 468 احادیث مرفوع ہیں اور باقی معلق ہیں، ان احادیث میں سے 400 احادیث ایسی ہیں جو امام بخاریؒ کتاب التفسیر سے پہلے بیان کر چکے ہیں اور کتاب التفسیر میں ان احادیث کو مکرر کے طور پر لائے ہیں۔(42)

الجامع الصحیح کی کتاب التفسیر کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آئی کہ یہ کتاب درج ذیل مناہج کی حامل ہے۔

1. ہر سورت کی تفسیر کے لیے الگ الگ باب:

قرآن کریم کی 114 سورتیں ہیں، ان سورتوں کے لیے امام بخاریؒ نے 114 ابواب ہی قائم کیے ہیں، گویا ہر سورت کے لیے الگ باب قائم کیا ہے۔ مثلاً: سورۃ الفاتحہ، سورۃ البقرہ، سورۃ آل عمران وغیرہ

امام بخاریؒ کا یہ اسلوب ہے کہ سورۃ کے نام سے باب قائم کرتے ہیں اور پھر اس باب میں ذیلی ابواب قائم کرتے ہیں۔ مثلاً: سورۃ الفاتحہ کے باب میں ذیلی ابواب قائم کیے ہیں:" بَابُ مَا جَاءَ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ"(باب: سورۃ الفاتحہ کے بارے میں جو آیا ہے اس کا بیان)" بَابُ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ﴾"(باب: آیت ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ﴾ کی تفسیر)

2. کتب احادیث میں سے جامع تفسیر:

محدثین میں اصحاب سنن اور جوامع نے اپنی اپنی کتب میں کتاب التفسیر قائم کر کے قرآن کریم کی تفسیر کی ہے۔ لیکن جس طرح امام بخاریؒ کی صحیح کو دیگر کتب احادیث سے ممتاز مقام حاصل ہے، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس میں متقدمین کے تمام اسالیب تفسیر کو یکجا کیا ہے، مثلاً تفسیر بالماثور، تفسیر بالرائے، لغوی تفسیر اور اس طرح ہر سورت کے لیے الگ باب قائم کر کے اس کے متعلق کوئی حدیث یا اثر ضرور نقل کیا ہے۔

3. تفسیر بالماثور:

تفسیر بالماثور سے مراد مرفوع احادیث، اقوال صحابہ، اقوال تابعین سے کی جانے والی تفسیر ہے۔ امام بخاریؒ نے کتاب التفسیر میں ان تینوں اقسام سے تفسیر کی ہے۔

(الف) مرفوع احادیث:

امام بخاریؒ کو اگر کسی آیت کی تفسیر میں حدیث مرفوع ان کی شروط کے مطابق مل جاتی ہے تو امام بخاریؒ اسے نقل کرتے ہیں۔ مثلاً سورۃ البقرہ میں ﴿وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ﴾[43] کی تفسیر کرتے ہوئے یہ حدیث نقل کی ہے:

> حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .رضى الله عنه .عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ " قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ﴾ فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ، فَبَدَّلُوا وَقَالُوا حِطَّةٌ، حَبَّةٌ فِي شَعَرَةٍ ".[44]
>
> مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے عبد الرحمٰن بن مہدی نے، ان سے عبد اللہ بن مبارک نے، ان سے معمر نے، ان سے ہمام بن منبہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو یہ حکم ہوا تھا کہ شہر کے دروازے میں جھکتے ہوئے داخل ہوں اور ﴿حِطَّةٌ﴾ کہتے ہوئے (یعنی) "اے اللہ! ہمارے گناہ معاف کر دے۔" لیکن وہ الٹے چوتڑوں کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور کلمہ ﴿حِطَّةٌ﴾ کو بھی بدل دیا اور کہا کہ "حَبَّةٌ فِي شَعَرَةٍ "یعنی دل لگی کے طور پر کہنے لگے کہ "دانہ بال کے اندر ہونا چاہیے۔

(ب) اقوال صحابہ:

اقوال صحابہ میں امام بخاریؒ زیادہ تر حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے اقوال نقل کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کی دعا کی وجہ سے علم تفسیر میں وہ دیگر صحابہ سے ممتاز ہیں، اس لیے امام بخاریؒ نے ان کو ترجیح دی ہے۔

(ج) اقوال تابعین:

تابعین سے نقل کرنے میں امام بخاریؒ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے شاگرد امام مجاہدؒ پر اعتماد کرتے ہیں، لہذا اقوال تابعین میں زیادہ حصہ انہی سے مروی ہے۔

4. تفسیر بالرائے:

امام بخاریؒ کی تفسیر بالرائے کو دو قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

1. کسی مسئلے کے متعلق اپنی رائے کے اظہار کے لیے آیت کے ساتھ ترجمۃ الباب قائم کرتے ہیں اور پھر اس کے ضمن میں حدیث لے کر آتے ہیں، جس کا ظاہری طور پر آیت سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا، لیکن امام بخاریؒ اس سے کوئی استدلال کرتے ہیں: مثلاً امام بخاریؒ نے سورۃ البقرہ میں یہ باب قائم کیا ہے "بَابُ: ﴿الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿مِنَ الْمُمْتَرِينَ﴾"

(باب: آیت کی تفسیر "جن لوگوں کو ہم کتاب دے چکے ہیں، وہ آپ کو پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور بیشک ان میں کچھ لوگ البتہ چھپاتے ہیں حق کو" آخر آیت ﴿مِنَ الْمُمْتَرِينَ﴾ تک)

اس باب کے تحت امام بخاریؒ یہ حدیث پیش کرتے ہیں:

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا. وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّأْمِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ.[45]

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک صاحب (مدینہ سے) آئے اور کہا کہ رات نبی کریم ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ کو حکم ہوا ہے کہ کعبہ کی طرف منہ کر لیں۔ اس لیے آپ لوگ بھی کعبہ کی طرف پھر جائیں۔ اس وقت ان کا منہ شام کی طرف تھا۔ چنانچہ سب نمازی کعبہ کی طرف پھر گئے۔

اس حدیث کا ظاہری طور پر آیت سے کوئی تعلق نہیں، لیکن امام بخاریؒ اس حدیث سے یہ استدلال فرما رہے ہیں کہ یہود کعبۃ اللہ کا قبلہ ہونا ایسے پہنچاتے ہیں جیسے اپنی اولاد کو پہچانتے ہیں۔

2. امام بخاریؒ کا اسلوب یہ بھی ہے کہ وہ جن کتب سے اقوال نقل کرتے ہیں اگرچہ وہاں ایک سے زائد اقوال موجود ہوں تو امام بخاریؒ ان میں سے صرف ایک قول کو اپنی صحیح میں ذکر کرتے ہیں جو ان کے ہاں راجح ہوتا ہے، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ الجامع الصحیح کوئی مستقل تفسیر کی کتاب نہیں ہے، جن میں ایک سے زیادہ اقوال نقل کیے جائیں۔ مثلاً سورۃ البقرہ میں "﴿وَمَا خَلْفَهَا﴾[46] عِبْرَةٌ لِمَنْ بَقِيَ." [47] ﴿وَمَا خَلْفَهَا﴾ یعنی پچھلے لوگوں کے لیے عبرت جو باقی رہی۔)

5. تکرار والی احادیث:

امام بخاریؒ نے کتاب التفسیر میں 505 احادیث بیان کی ہیں جن میں سے 465 احادیث مرفوع ہیں اور باقی احادیث معلق ہیں، ان احادیث میں سے 400 احادیث ایسی ہیں جو امام بخاریؒ کتاب التفسیر سے پہلے بھی بیان کر چکے ہیں، اور کتاب التفسیر میں ان احادیث کو مکرر کے طور پر لائے ہیں۔

6. دوسرے محدثین سے استفادہ:

امام بخاریؒ نے دوسرے آئمہ محدثین کی طرح کتاب التفسیر میں متقدمین کے اقوال نقل کیے ہیں، بالخصوص لغت کے حوالے سے وہ ابو عبید کے اقوال نقل فرماتے ہیں، اس حوالے سے امام بخاریؒ کا اسلوب یہ ہے:

1. اسلاف میں سے کسی کے قول معلق ذکر کرتے ہیں اور قائل کا نام بھی ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً:

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: بِالدِّينِ بِالْحِسَابِ. ﴿مَدِينِينَ﴾[48] مُحَاسَبِينَ.[49]

مجاہد نے کہا کہ "الدین" حساب کے معنیٰ میں ہے جبکہ "مدينين" بمعنیٰ "محاسبين" ہے۔

کسی کی عبارت کا مفہوم معلق ذکر کرتے ہیں اور قائل کا نام ذکر نہیں مثلاً دین کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

وَالدِّينُ الْجَزَاءُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ، كَمَا تَدِينُ تُدَانُ.[50]

" الدين" (بدلہ کے معنی میں ہے۔ خواہ اچھائی میں ہو یا برائی میں جیسا کہ (بولتے ہیں) "كما تدين تدان" (جیسا کروگے ویسا بھروگے)۔

اصل میں یہ عبارت مجاز القرآن سے نقل کی گئی ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں:

الحساب و الجزاء، يقال في المثل: كما تدين تدان[51]

2. امام بخاریؒ بعض اوقات تصریح بیان نہیں کرتے اور اس کی عبارت کا اختصار پیش کرتے ہیں۔ مثلاً سورۃ الفاتحہ کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ((أَنَّهُ يُبْدَأُ بِكِتَابَتِهَا فِي الْمَصَاحِفِ، وَيُبْدَأُ بِقِرَاءَتِهَا فِي الصَّلَاةِ))[52] "اس سورۃ کا نام اس لیے رکھا گیا ہے کہ قرآن مجید میں اسی سے کتابت کی ابتداء ہوتی ہے۔ (اسی لیے اسے "فاتحة الكتاب" بھی کہا گیا ہے) اور نماز میں بھی قرآت اسی سے شروع کی جاتی ہے۔"

7. سورتوں کے فضائل کا بیان:

مفسرین نے عام طور پر اس میں تساہل سے کام لیا ہے اور سورتوں کی فضیلت میں ضعیف بلکہ موضوع روایات کو بھی ذکر کیا ہے، لیکن اس کے برعکس امام بخاریؒ نے اس حوالے سے صحیح روایات کو اپنایا ہے اور معیار صحت کا مکمل لحاظ رکھا ہے، اور اگر کسی سورت کے فضائل پر دلالت کرنے والی روایت امام بخاریؒ کی شرط پر ہو تو اسے ہی امام بخاریؒ روایت کرتے ہیں مثلاً سورۃ الاخلاص کی فضیلت پر یہ حدیث پیش کرتے ہیں:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَجُلاً، سَمِعَ رَجُلاً، يَقْرَأُ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ ".[53]

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہیں عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ نے، انہیں ان کے والد عبداللہ نے اور انہیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صحابی (خود ابوسعید خدری) نے ایک دوسرے صحابی (قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ) اپنے ماں جائے بھائی کو دیکھا کہ وہ رات کو سورۃ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ بار بار پڑھ رہے ہیں۔ صبح ہوئی تو وہ صحابی (ابوسعید

رضی اللہ عنہ) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا گویا انہوں نے سمجھا کہ اس میں کوئی بڑا ثواب نہ ہو گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ سورت قرآن مجید کے ایک تہائی حصہ کے برابر ہے۔

8. مکی و مدنی سورتوں کا بیان:

مکی و مدنی سورتوں سے متعلق علم بھی علوم القرآن کی ایک اہم شاخ ہے، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس علم کے ذریعے ناسخ و منسوخ کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ اس طرح ایک ہی موضوع سے متعلق منسوخ آیات کو ترک کر دیا جاتا ہے، اور ان مراحل کی معرفت ہو جاتی ہے، جن سے شریعت اسلامی گزری کہ کس طرح مخاطب کے گوناگوں حالات میں اس کی رہنمائی کر کے اس کے اندر قبولیت و استعداد کی صلاحیت پیدا کی۔ یہ سب کچھ بتدریج ہوا۔ جب مقام نزول، اس کے زمانہ و سبب معلوم ہو تو آیات کے فہم میں غلطی کا امکان کم ہو جاتا ہے اور تفسیر آسان ہو جاتی ہے۔ اس لیے امام بخاریؒ نے الجامع الصحیح کی کتاب التفسیر میں اس علم کو بیان کیا ہے۔ مثلاً سورۃ الفاتحہ کے بارے میں یہ اختلاف ہے کہ وہ سورت مکی ہے یا مدنی ہے تو امام بخاریؒ اس کے مکی ہونے پر سورۃ الحجر کی آیت لے کر آئے ہیں: ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ﴾(54) (اور بلاشبہ یقیناً ہم نے تجھے بار بار دہرائی جانے والی سات آیتیں اور بہت عظمت والا قرآن عطا کیا ہے۔)

مذکورہ بالا آیت میں سبع مثانی کے الفاظ ہیں اس کی وضاحت کے لیے امام بخاریؒ حدیث لے کر آئے کہ سبع مثانی سے مراد سورۃ الفاتحہ ہی ہے۔ مثلاً:

> حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .رضى الله عنه .قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " أُمُّ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ ".(55)
>
> ہم سے آدم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سعید مقبری نے بیان کیا، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ام القرآن (یعنی سورۃ فاتحہ) ہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے۔

اس سے امام بخاریؒ استدلال کچھ اس طرح سے کرتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں " سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي "سے مراد سورۃ الفاتحہ ہی ہے، جیسا کہ حدیث میں موجود ہے تو اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سورۃ الحجر سے قبل سورۃ الفاتحہ کا نزول ہو چکا تھا اور جب سورۃ الحجر بالاتفاق مکی ہے تو سورۃ الفاتحہ بھی بالاولیٰ مکی سورتوں میں شامل ہوئی۔

9. قرآنی آیات و سورتوں کا اسباب نزول:

قرآن مجید کا اکثر حصہ تو اصول دین اور احکام تشریح پر بحث کرتا ہے لیکن قرآن کریم کا کچھ حصہ وہ ہے جو کسی حادثے، واقعہ یا سوال کے جواب پر نازل کیا گیا ہے۔ اہل علم نے ان حوادث، واقعات اور سوالات کو اسباب سے تعبیر کیا ہے۔ اسباب نزول کے علم سے آیت کا پس منظر سمجھ میں آتا ہے کہ جس کے بغیر قرآنی تفسیر ناممکن ہے اس لیے اسباب نزول کی معرفت کو علم تفسیر میں بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے، اور اہل علم نے علوم القرآن پر مستقل کتابیں لکھی ہیں، الجامع الصحیح کی کتاب التفسیر میں ہمیں اس علم کا بیان

بھی ملتا ہے۔ مثلاً سورۃ بنی اسرائیل کی آیت:85 میں جب روح کے بارے میں سوال کیا گیا تو اس کی تفسیر میں امام بخاریؒ یہ حدیث لائے ہیں:

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ .رضى الله عنه . قَالَ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرْثٍ وَهْوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَسِيبٍ إِذْ مَرَّ الْيَهُودُ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، فَقَالَ مَا رَابَكُمْ إِلَيْهِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ لاَ يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَىْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالُوا سَلُوهُ فَسَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَأَمْسَكَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ شَيْئًا، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ، فَقُمْتُ مَقَامِي، فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْىُ قَالَ ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلاَّ قَلِيلاً﴾.[56]

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا، کہا ہم سے میرے والد نے، کہا ہم سے اعمش نے، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نخعی نے بیان کیا، ان سے علقمہ نے، ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک کھیت میں حاضر تھا نبی کریم ﷺ اس وقت کھجور کے ایک تنے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ کچھ یہودی اس طرف سے گزرے۔ کسی یہودی نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو۔ ان میں سے کسی نے اس پر کہا ایسا کیوں کرتے ہو؟ دوسرا یہودی بولا۔ کہیں وہ کوئی ایسی بات نہ کہہ دیں، جو تم کو ناپسند ہو۔ رائے اس پر ٹھہری کہ روح کے بارے میں پوچھنا ہی چاہئے۔ چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا۔ نبی کریم ﷺ تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہو گئے اور ان کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ میں سمجھ گیا کہ اس وقت آپ ﷺ پر وحی اتر رہی ہے۔ اس لیے میں وہیں کھڑا رہا۔ جب وحی ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلاَّ قَلِيلاً﴾[57] کہ "اور یہ آپ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ آپ کہہ دیں کہ روح میرے پروردگار کے حکم ہی سے ہے اور تمہیں علم تو تھوڑا ہی دیا گیا ہے۔

اسی طرح سورۃ والضحیٰ کی ابتدائی آیات کی تفسیر میں امام بخاریؒ یہ حدیث ذکر کرتے ہیں:

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ .رضى الله عنه . قَالَ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا، فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لأَرْجُو أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ، لَمْ أَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَالضُّحَى * وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى * مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى﴾[58]

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا، ان سے اسود بن قیس نے بیان کیا کہ میں نے جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ بیمار پڑ گئے اور دو یا تین راتوں کو (تہجد کے لیے) نہیں اٹھ سکے۔ پھر ایک عورت (ابو لہب کی عورت عوراء) آئی اور کہنے لگی۔ اے محمد! میرا خیال ہے کہ تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا ہے۔ دو یا تین راتوں سے دیکھ رہی ہوں کہ تمہارے پاس وہ نہیں آیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ﴿وَالضُّحَى * وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى * مَا

وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى﴾ [59] آخر تک یعنی "قسم ہے دن کی روشنی کی اور رات کی جب وہ قرار پکڑے کہ آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ آپ سے بیزار ہوا ہے۔

10. الجامع الصحیح میں غریب القرآن کا بیان:

علم غریب القرآن سے مراد قرآنی الفاظ جو مشکل ہوں ان کی تفسیر لغت عرب سے کرنا، یعنی اس کی توضیح و تفسیر کے لیے کلام عرب سے استشہاد پیش کرنا، امام بخاری کتاب التفسیر میں اس کا اہتمام فرماتے ہیں۔ مثلاً: الدین کے معنی کی تفسیر کے لیے عربی کا مقولہ پیش کیا گیا۔ "الدِّينُ الْجَزَاءُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ، كَمَا تَدِينُ تُدَانُ."[60] ("الدین" بدلہ کے معنی میں ہے۔ خواہ اچھائی میں ہو یا برائی میں جیسا کہ (بولتے ہیں) "کما تدین تدان" جیسا کروگے ویسا بھروگے)۔

11. الجامع الصحیح میں نظائر قرآنی کا بیان:

نظائر قرآنی سے مراد یہ ہے کہ ایک لفظ جو قرآن کریم میں ایک سے زیادہ مرتبہ ایک ہی معانی میں مستعمل ہوا ہے، امام بخاریؒ کا نظائر قرآنی کے حوالے سے منہج یہ ہے کہ وہ ان مقامات کی نشاندہی کرتے ہیں اور قریب المادہ لفظ کو بھی اس ضمن میں بیان کرتے ہیں۔ مثلاً امام بخاریؒ فرماتے ہیں: "الدِّينُ الْجَزَاءُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ، كَمَا تَدِينُ تُدَانُ."[61]

"وَقَالَ مُجَاهِدٌ: بِالدِّينِ بِالْحِسَابِ. ﴿مَدِينِينَ﴾ مُحَاسَبِينَ."[62]

مجاہد نے کہا کہ "الدین" حساب کے معنیٰ میں ہے جبکہ "مدینین" بمعنیٰ "محاسبین" ہے۔

امام بخاریؒ اس مثال میں لفظ دین جو سورۃ الفاتحہ، سورۃ الانفطار اور سورۃ التین میں ہے، اس کا معنی حساب کیا ہے اور قریب المادہ کا اعتبار کرتے ہوئے مدین اور دین کو ایک ہی مادہ میں ہم معنی قرار دیتے ہیں اس پر امام مجاہدؒ کو قول برھان کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

12. قرآن اور احادیث میں لفظی موافقت:

الجامع الصحیح کی کتاب التفسیر میں امام بخاریؒ نے یہ منہج اپنایا ہے کہ قرآن اور حدیث میں لفظی موافقت ذکر کرتے ہیں۔ اور یہ منہج ایسا ہے کہ بہت کم اہل علم نے اس طرف توجہ دی ہے۔ اس سے مراد یہ ہے اگر ایک لفظ قرآن کریم میں آیا ہے اور وہی لفظ حدیث مبارکہ میں آیا ہے، تو امام بخاریؒ کا اسلوب یہ ہے کہ وہ قرآنی الفاظ کی وضاحت کے لیے وہ حدیث پیش کرتے ہیں، جس سے یہ مقصد واضح ہوتا ہے کہ حدیث قرآن مجید کی تفسیر کرتی ہے۔ مثلاً:

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ ﴾[63]

وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو بڑے ظلم کے ساتھ نہیں ملایا، یہی لوگ ہیں جن کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت پانے والے ہیں۔

امام بخاریؒ نے اس آیت کریمہ میں لفظ "ظلم" کی موافقت میں یہ حدیث پیش کی ہے:

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ .رضى الله عنه .قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالُوا أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيمَانَهُ بِظُلْمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " إِنَّهُ لَيْسَ بِذَاكَ، أَلاَ تَسْمَعُ إِلَى قَوْلِ لُقْمَانَ لاِبْنِهِ ﴿إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾[64]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر نے بیان کیا، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آیت ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ (65) کہ "جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہیں کی۔" نازل ہوئی تو اصحاب رسول ﷺ بہت گھبرائے اور کہنے لگے کہ ہم میں کون ایسا ہو گا جس نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی ملاوٹ نہیں کی ہو گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آیت میں ظلم سے یہ مراد نہیں ہے۔ تم نے لقمان علیہ السلام کی وہ نصیحت نہیں سنی جو انہوں نے اپنے بیٹے کو کی تھی ﴿إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ (66) بے شک شرک کرنا بڑا بھاری ظلم ہے۔

13. سورتوں کی آیات کی تعداد کا علم:

علوم القرآن میں ایک اہم علم آیات کی تعداد کا علم ہے، علماء سلف نے جس کا اہتمام کیا اور اس پر مستقل کتابیں لکھی ہیں، الجامع الصحیح سے ہمیں اس طرف بھی رہنمائی ملتی ہے۔ مثلاً "سبعا من المثانی" سے سورۃ الفاتحہ کی سات آیات مراد ہیں۔

14. الجامع الصحیح میں قرات کا بیان:

چونکہ مختلف قرات سے بھی تفسیر قرآنی میں معاونت ملتی ہے، اور اس سے مختلف پہلو سامنے آتے ہیں، اس لیے مفسرین تفسیر قرآن میں اس علم کا اہتمام کرتے ہیں تو امام بخاریؒ نے بھی یہی انداز اختیار کیا ہے، کہ اگر کسی لفظ میں مختلف قراءت ہیں تو اس کا ذکر کرتے ہیں اور اس کی حیثیت کا تعین بھی کرتے ہیں۔ مثلاً:((قِرَاءَةُ الْعَامَّةِ يُطِيقُونَهُ وَهْوَ أَكْثَرُ.عَنْ عَطَاءٍ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقْرَأُ وَعَلَى الَّذِينَ يُطَوَّقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ))(67) اکثر لوگوں نے اس آیت میں ﴿يُطِيقُونَهُ﴾ پڑھا ہے، عطا نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ یوں قرآت کر رہے تھے ﴿ وَعَلَى الَّذِينَ يُطَوَّقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ (تفعیل سے) ﴿فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ﴾)

15. الجامع الصحیح میں فقہی مباحث کا بیان:

قرآن مجید میں عمل سے متعلقہ احکام بھی بیان ہوئے ہیں، اس لیے عام مفسرین نے نہ منہج اپنایا ہوتا ہے کہ جہاں کوئی فقہی حکم بیان ہو رہا ہو، اس کے آیت کے ضمن میں اس فقہی حکم کی مکمل توضیح کرتے ہیں، لیکن امام بخاریؒ نے اختصار کا منہج اپنایا ہے اور اس فقہی مسئلہ کا حکم بیان کرتے ہوئے اس کی دلیل پیش کرتے ہیں۔ مثلاً:

﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ (68)

اور جو لوگ اسے مشکل سے برداشت کر سکیں ان کے ذمہ فدیہ ہے جو ایک مسکین کا کھانا ہے۔

امام بخاریؒ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس کا قول پیش کرتے ہیں:

حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقْرَأُ ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطَوَّقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ﴾. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ، هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْمَرْأَةُ الْكَبِيرَةُ لاَ يَسْتَطِيعَانِ أَنْ يَصُومَا، فَلْيُطْعِمَانِ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا. (69)

مجھ سے اسحاق نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو روح نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم سے زکریا بن اسحاق نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا، ان سے عطاء نے اور انہوں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ یوں قرآت کر رہے تھے ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطَوَّقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ (تفعیل سے) ﴿ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ﴾ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ یہ آیت منسوخ نہیں ہے۔ اس سے مراد بہت بوڑھا مرد یا بہت بوڑھی عورت ہے۔ جو روزے کی طاقت نہ رکھتی ہو، انہیں چاہیے کہ ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔

16. آئمہ فن سے روایت:

امام بخاریؒ نے کتاب التفسیر میں کسی بھی آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہوئے اس بات کا لحاظ رکھا ہے، کہ ہر فن کے امام سے روایت کی جائے، مثلاً: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو ترجیح دی، تابعین میں سے امام مجاہدؒ سے زیادہ روایات نقل کی ہیں، اور لغوی ابحاث کرتے ہوئے سب سے زیادہ اعتماد ابو عبیدؒ پر کیا ہے۔

17. الجامع الصحیح میں عربی اشعار سے تفسیر:

مفسرین کا یہ اسلوب عام ہے، کہ وہ کسی لفظ کی لغوی تفسیر کرتے ہوئے کسی شاعر کا قول پیش کرتے ہیں، امام بخاریؒ نے مفسرین کے اس اسلوب کی پیروی کرتے ہوئے عرب شعراء کے کلام کے ساتھ تفسیر کی ہے۔ مثلاً: امام بخاریؒ نے سورۃ توبہ کی تفسیر میں لاواہ کی تشریح کرتے ہوئے اس شعر کو پیش کیا:

﴿لأَوَّاهٌ﴾[70] شَفَقًا وَفَرَقًا. وَقَالَ: إِذَا مَا قُمْتُ أَرْحَلُهَا بِلَيْلٍ ** تَأَوَّهُ آهَةَ الرَّجُلِ الْحَزِينِ۔[71]

﴿لأَوَّاهٌ﴾ یعنی خدا کے خوف سے اور ڈر سے آہ و زاری کرنے والا جیسے شاعر "مشقب عبدی" کہتا ہے۔ جب میں رات کو اونٹنی کا پالان کسنے کے لیے اٹھتا ہوں تو وہ کسی غمزدہ شخص کی طرح آہیں بھرتی ہے۔

اس بارے میں امام بخاریؒ کا منہج یہ ہے کہ وہ شاعر کا نام نہیں لیتے اور نہ ہی مرجع کا ذکر کرتے ہیں، یعنی صرف شعر ہی پیش کرتے ہیں، تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ امام بخاریؒ کا زیادہ تر انحصار ابو عبیدہ کی کتاب مجاز القرآن پر ہے، جیسا کہ مذکورہ بالا شعر بھی امام بخاریؒ نے مجاز القرآن سے ہی لیا ہے، اور وہاں شعر کے ساتھ شاعر کا نام بھی لکھا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شعر" مشقت عبدی" کا ہے۔ مثلاً: "وقال المثقت العبدی: إِذَا مَا قُمْتُ أَرْحَلُهَا بِلَيْلٍ ** تَأَوَّهُ آهَةَ الرَّجُلِ الْحَزِينِ"[72]

خلاصہ بحث:

امام بخاریؒ کی الجامع الصحیح کتاب التفسیر کے مطالعے سے مندرجہ نکات سامنے آتے ہیں:

(1) الجامع الصحیح کی کتاب التفسیر کتب احادیث میں سب سے جامع کتاب ہے، اور بہت سے خصائص کی حامل ہونے کی وجہ سے دیگر کتب احادیث پر فوقیت رکھتی ہے۔

(2) امام بخاریؒ نے کتاب التفسیر میں ہر سورت کی الگ الگ ابواب بندی کر کے تفسیر کی ہے۔ اور قرآنی سورتوں کی تعداد کے برابر ابواب قائم کئے ہیں۔

(3) امام بخاریؒ نے الجامع الصحیح کی کتاب التفسیر میں 505 احادیث نقل کی ہیں، ان میں سے 100 احادیث ایسی ہیں جو پہلے ذکر نہیں ہوئی، اس کے علاوہ باقی تمام احادیث پہلے ذکر کی ہوئیں ہیں یعنی مکرر ہیں۔

(4) امام بخاریؒ نے کتاب التفسیر میں تفسیر بالماثور اور تفسیر بالرائے دونوں اسالیب کو اپنایا ہے، جس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ امام بخاریؒ تفسیر بالرائے محمود کی حلت کے قائل ہیں۔

(5) الجامع الصحیح کی کتاب التفسیر سے بہت سے علوم قرآنی اخذ کیے جاسکتے ہیں، مثلاً اسباب نزول، مکی و مدنی سورتیں، آیات کی تعداد سے متعلق، علم القرات اور غریب القرآن وغیرہ

(6) امام بخاریؒ نے کتاب التفسیر میں قرآن اور احادیث کی موافقت کا اسلوب بھی اپنایا ہے۔

All Rights Reserved © 2025 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات و حواشی

1. عسقلانی، ابن حجر، احمد بن علی، مقدمہ فتح الباری بشرح صحیح البخاری (بیروت: دار المعرفۃ، 1379ھ) ص477-

Ibn Hajar al-‘Asqalani, Ahmad ibn ‘Ali. Introduction to Fath al-Bari bi Sharh Sahih al-Bukhari. (Beirut: Dar al-Ma‘rifah, 1379 AH) Page 477.

2. عسقلانی، ابن حجر، احمد بن علی، مقدمہ فتح الباری بشرح صحیح البخاری، ص477-(اس زمانہ کے دستور کے مطابق کہ جس کے ہاتھ پر اسلام لاتے اسی کی طرف منسوب ہوتے تھے۔)

Ibn Hajar al-‘Asqalani, Ahmad ibn ‘Ali. Introduction to Fath al-Bari bi Sharh Sahih al-Bukhari., Page 477.

3. اعظمی، مولانا محمد، تذکرۃ البخاری (بھجن یوپی: مکتبہ الفہیم، 2007ء) ص39-

Azmi, Maulana Muhammad. Tazkirat al-Bukhari (Bhajan, U.P.: Maktabah al-Fahim, 2007) Page 39.

4. عسقلانی، ابن حجر، احمد بن علی، مقدمہ فتح الباری بشرح صحیح البخاری، ص478-

Ibn Hajar al-‘Asqalani, Ahmad ibn ‘Ali. Introduction to Fath al-Bari bi Sharh Sahih al-Bukhari., Page 478.

5. اعظمی، مولانا محمد، تذکرۃ البخاری (بھجن یوپی: مکتبہ الفہیم، 2007ء) ص48-

Azmi, Maulana Muhammad. Tazkirat al-Bukhari. Bhajan, U.P.: Maktabah al-Fahim, 2007, Page 48.

6. عسقلانی، ابن حجر، احمد بن علی، مقدمہ فتح الباری بشرح صحیح البخاری، ص478-

Ibn Hajar al-‘Asqalani, Ahmad ibn ‘Ali. Introduction to Fath al-Bari bi Sharh Sahih al-Bukhari., Page 478.

7. ذہبی، شمس الدین، ابوعبداللہ، محمد بن احمد، تذکرۃ الحفاظ (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1998ء) ج4، ص555-

Al-Dhahabi, Shams al-Din Abu ‘Abdullah Muhammad ibn Ahmad. Tadhkirat al-Huffaz. Beirut: Dar al-Kutub al-‘Ilmiyyah, 1998, Vol. 4, Page 555.

8. ذہبی، شمس الدین، ابوعبداللہ، محمد بن احمد، تذکرۃ الحفاظ، ج2، ص104-

Al-Dhahabi, Shams al-Din Abu 'Abdullah Muhammad ibn Ahmad. Tadhkirat al-Huffaz., Vol. 2, Page 104.

9. ذہبی، شمس الدین، ابو عبداللہ، محمد بن احمد، تذکرة الحفاظ، ج2، ص104-

Al-Dhahabi, Shams al-Din Abu 'Abdullah Muhammad ibn Ahmad. Tadhkirat al-Huffaz., Vol. 2, Page 104.

10. مبارک پوری، عبدالسلام، سیرة البخاری، ص74-

Mubarakpuri, Abdul Salam. Seerat al-Bukhari. Page 74.

11. مبارک پوری، عبدالسلام، سیرة البخاری، ص76-

Mubarakpuri, Abdul Salam. Seerat al-Bukhari. Page 76.

12. عسقلانی، ابن حجر، احمد بن علی، مقدمہ فتح الباری بشرح صحیح البخاری، ص479-

Ibn Hajar al-'Asqalani, Ahmad ibn 'Ali. Introduction to Fath al-Bari bi Sharh Sahih al-Bukhari., Page 479.

13. عسقلانی، ابن حجر، احمد بن علی، مقدمہ فتح الباری بشرح صحیح البخاری، ص479-

Ibn Hajar al-'Asqalani, Ahmad ibn 'Ali. Introduction to Fath al-Bari bi Sharh Sahih al-Bukhari., Page 479.

14. ذہبی، شمس الدین، تذکرة الحفاظ، ج4، ص555-

Al-Dhahabi, Shams al-Din Abu 'Abdullah Muhammad ibn Ahmad. Tadhkirat al-Huffaz., Vol. 4, Page 555.

15. بغدادی، خطیب، ابو بکر، احمد بن علی، تاریخ بغداد (بیروت: دار الغرب الاسلامی، 2002ء) ج4، ص5-

Baghdadi, Khatib, Abu Bakr Ahmad ibn 'Ali. Tarikh Baghdad. Beirut: Dar al-Gharb al-Islami, 2002, Vol. 4, Page 5.

16. عسقلانی، ابن حجر، احمد بن علی، مقدمہ فتح الباری بشرح صحیح البخاری، ص492-

Ibn Hajar al-'Asqalani, Ahmad ibn 'Ali. Introduction to Fath al-Bari bi Sharh Sahih al-Bukhari., Page 492.

17. عسقلانی، ابن حجر، احمد بن علی، مقدمہ فتح الباری بشرح صحیح البخاری، ص491-492-

Ibn Hajar al-'Asqalani, Ahmad ibn 'Ali. Introduction to Fath al-Bari bi Sharh Sahih al-Bukhari., Page 491-491.

18. عسقلانی، ابن حجر، احمد بن علی، مقدمہ فتح الباری بشرح صحیح البخاری، ص486-

Ibn Hajar al-'Asqalani, Ahmad ibn 'Ali. Introduction to Fath al-Bari bi Sharh Sahih al-Bukhari., Page 486.

19. عسقلانی، ابن حجر، احمد بن علی، مقدمہ فتح الباری بشرح صحیح البخاری، ص486-

Ibn Hajar al-'Asqalani, Ahmad ibn 'Ali. Introduction to Fath al-Bari bi Sharh Sahih al-Bukhari., Page 486.

20. عسقلانی، ابن حجر، احمد بن علی، مقدمہ فتح الباری بشرح صحیح البخاری، ص486-

Ibn Hajar al-'Asqalani, Ahmad ibn 'Ali. Introduction to Fath al-Bari bi Sharh Sahih al-Bukhari., Page 486.

21. بغدادی، خطیب، ابو بکر، احمد بن علی، تاریخ بغداد، ج2، ص340-

Baghdadi, Khatib, Abu Bakr Ahmad ibn 'Ali. Tarikh Baghdad., Vol. 2, Page340 .

22. بغدادی، خطیب، ابو بکر، احمد بن علی، تاریخ بغداد، ج2، ص340-

Baghdadi, Khatib, Abu Bakr Ahmad ibn 'Ali. Tarikh Baghdad., Vol. 2, Page340 .

23. البراک، عبدالرحمن بن ناصر، ھدی الساری مقدمہ فتح الباری (الریاض: دار طیبہ، 2005ء) ص45-

Al-Barrak, Abdul Rahman ibn Nasir. Hady al-Sari: Muqaddimah Fath al-Bari. Riyadh: Dar Taybah, 2005, Page 45.

24.البراک،عبدالرحمن بن ناصر،ھدی الساری مقدمہ فتح الباری،ص45-

Al-Barrak, Abdul Rahman ibn Nasir. Hady al-Sari: Muqaddimah Fath al-Bari, Page 45.

25.بغدادی،الخطیب،ابو بکر،احمد بن علی،تاریخ بغداد(بیروت: دار الغرب الاسلامی،2002ء)ج2،ص322-

Baghdadi, Al-Khatib, Abu Bakr Ahmad ibn ‘Ali. Tarikh Baghdad., Vol. 2, Page322 .

26.النحل(16):44

An-Nahl (16):44

27.الفتح(48):4

Al-Fath (48):4

28.الکھف(18):13

Al-Kahf (18):13

29.مریم(19):76

Maryam (19):76

30.محمد(47):17

Muhammad (47):17

31.المدثر(74):31

Al-Muddaththir (74):31

32.التوبہ(9):124

At-Tawbah (9):124

33.آل عمران(3):173

Aali ‘Imran (3):173

34.الاحزاب(33):22

Al-Ahzab (33):22

35.بخاری، ابو عبداللہ، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الایمان، بَابُ الإِيمَانِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُنِيَ الإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسٍ، حدیث8-

Bukhari, Abu ‘Abdullah Muhammad ibn Isma‘il. Al-Jami‘al-Sahih, Book of Faith (Kitab al-Iman), Chapter: Faith and the saying of the Prophet (ﷺ): "Islam is built on five", Hadith 8.

36. آل عمران(3):173

Aal-e-Imran (3):173

37.بخاری، ابو عبداللہ، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب التفسیر القرآن، باب،يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ، حدیث4647-

Bukhari, Abu ‘Abdullah Muhammad ibn Isma‘il. Al-Jami‘ al-Sahih, Book of Tafsir al-Qur'an, Chapter: "O you who believe! Respond to Allah and to the Messenger when he calls you to that which gives you life..." Hadith 4647.

38.الحجر(15):87

Al-Hijr (15):87

39.النساء(4):163

An-Nisa (4):163

40. بخاری، ابو عبداللہ، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، کتاب فضائل القرآن، باب كَيْفَ نُزُولُ الْوَحْيِ وَأَوَّلُ مَا نَزَلَ، حدیث 4978-

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Al-Jami' al-Sahih,Book: Kitab Fada’il al-Qur’an, Chapter: Bāb: Kayfa Nuzūl al-Waḥy wa Awwalu Mā Nuzila, Hadith No. 4978.

41. بخاری، ابو عبداللہ، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، کتاب فضائل القرآن، بَابُ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ، حدیث 5060-

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Al-Jami' al-Sahih, Kitab Fada'il al-Qur'an, Chapter: Bāb: Iqra’ū al-Qur’āna mā i’talafat qulubukum, Hadith No. 5060.

42. عسقلانی، ابن حجر، احمد بن علی، **فتح الباری شرح صحیح البخاری**(بیروت: دار المعرفہ، 1379ھ) ج8، ص743-

Asqalani, Ibn Hajar, Ahmad bin Ali, Fath al-Bari: Commentary on Sahih al-Bukhari (Beirut: Dar al-Ma'rifah, 1379 AH), Volume 8, Page 743.

43. البقرہ(2):58

Al-Baqarah (2): 58

44. بخاری، ابو عبداللہ، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، کتاب التفسیر القرآن، باب ﴿وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ﴾، حدیث 4479-

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Al-Jami' al-Sahih, Book: Kitab Tafsir al-Qur'an, Chapter: when we said: Enter this town and eat from it wherever you wish in abundance, and enter the gate in prostration and say, ‘Relieve us of our burdens’; we will forgive your sins and increase the reward for the doers of good.” Hadith No. 4479.

45. بخاری، ابو عبداللہ، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، کتاب تفسیر القرآن، باب ﴿الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿مِنَ الْمُمْتَرِينَ﴾، حدیث 4491-

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Al-Jami' al-Sahih, Book: Kitab Tafsir al-Qur'an, Chapter:“Those to whom we gave the Scripture recognize him (the Prophet) as they recognize their own sons. But indeed, a group among them conceals the truth while they know It.” up to His saying: “...among the doubters.” Hadith 4491.

46. البقرہ(2):66

Al-Baqarah (2): 66

47. بخاری، ابو عبداللہ، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، کتاب تفسیر القرآن، سورۃ البقرہ، باب2، ج4، ص461-

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Al-Jami' al-Sahih, Book: Kitab Tafsir al-Qur'an, Surah: Al-Baqarah, Chapter: 2, Volume: 4, Page: 461.

48. الواقعہ:86

Al-Waqi'ah (56): 86

49. بخاری، ابو عبداللہ، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، کتاب تفسیر القرآن، باب مَا جَاءَ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، ج4، ص457-

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad ibn Isma'il.Al-Jami' al-Sahih, Book of Tafsir al-Qur'an, Chapter: What Has Been Reported Regarding the Opening of the Book (Al-Fatihah), Volume 4, Page 457.

50. بخاری، ابو عبداللہ، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، کتاب تفسیر القرآن، باب مَا جَاءَ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، ج4، ص457-

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad ibn Isma'il.Al-Jami' al-Sahih, Book of Tafsir al-Qur'an, Chapter: What Has Been Reported Regarding the Opening of the Book (Al-Fatihah), Volume 4, Page 457.

51. ابو عبید، معمر بن المثنی، **مجاز القرآن**(مصر: محمد سامی امین الخانجی، 1953ء) ص23-

Abu ‘Ubayd, Mu‘ammar ibn al-Muthannā, Majāz al-Qur’ān (Misr: Muhammad Sami Amin al-Khanji, 1953), Page 23.

52. بخاری، ابو عبداللہ، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، کتاب تفسیر القرآن، باب مَا جَاءَ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، ج4، ص457-

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad ibn Isma'il.Al-Jami' al-Sahih,Book of Tafsir al-Qur'an,Chapter: What Has Been Reported Regarding the Opening of the Book (Al-Fatihah),Volume 4, Page 457.

53. بخاری، ابو عبداللہ، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، کتاب فضائل القرآن، بَابُ فَضْلِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، حدیث5013-

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Al-Jami' al-Sahih, Book: Kitab Fada'il al-Qur'an, Chapter: The Virtue of "Say: He is Allah, the One",Hadith No. 5013.

54. الحجر(15):87

Al-Hijr (15): 87

55. بخاری، ابو عبداللہ، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، کتاب تفسیر القرآن، بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ﴾، حدیث4704-

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Al-Jami' al-Sahih, Book: Kitab Tafsir al-Qur'an, Chapter: "And We have certainly given you seven of the oft-repeated and the great Qur'an", Hadith No. 4704

56. بخاری، ابو عبداللہ، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، کتاب تفسیر القرآن، بَابُ: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ﴾، حدیث4721-

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Al-Jami'al-Sahih, Book: Kitab Tafsir al-Qur'an, Chapter: "And they ask you concerning the soul", Hadith No. 4721.

57. بنی اسرائیل(17):85

Bani Isra'il (17):85

58. بخاری، ابو عبداللہ، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، کتاب تفسیر القرآن، باب تفسیر سورة ﴿وَالضُّحَى﴾ ، حدیث4950-

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad ibn Isma'il.Al-Jami' al-Sahih,Book of Tafsir of the Qur'an,Chapter: Interpretation of Surah "By the Morning Brightness" (Ad-Duhaa),Hadith No. 4950.

59. الضحیٰ(93):1-3

Ad-Duhaa (93):1–3

60. بخاری، ابو عبداللہ، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، کتاب تفسیر القرآن، باب مَا جَاءَ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، ج4، ص457-

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad ibn Isma'il.Al-Jami' al-Sahih,Book of Tafsir al-Qur'an,Chapter: What Has Been Reported Regarding the Opening of the Book (Al-Fatihah),Volume 4, Page 457.

61. ایضاً

Ibid

62. ایضاً

Ibid

63. الانعام(6):82

Al-An'am (6):82

64. بخاری، ابو عبداللہ، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، کتاب تفسیر القرآن، بَابُ: ﴿لاَ تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾، حدیث4776-

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad ibn Isma'il. Al-Jami' al-Sahih,Book of Tafsir al-Qur'an,Chapter: "Do not associate anything with Allah. Verily, shirk (association) is a great injustice", Hadith No. 4776.

65. الانعام(6):82

Al-An'am (6):82

66. لقمان(31):13

Luqman (31):13

67. بخاری، ابو عبداللہ، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، کتاب التفسیر القرآن، بَابُ قَوْلِهِ: ﴿أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾، حدیث4505-

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad ibn Isma'il. Al-Jami' al-Sahih (Sahih al-Bukhari), Book of Tafsir al-Qur'an, Chapter on the verse: "Ayyāmam ma'dūdāt (a limited number of days)..." Hadith No. 4505.

68. البقرہ(2):184

Al-Baqarah (2):184

69. بخاری، ابو عبداللہ، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، کتاب التفسیر القرآن، بَابُ قَوْلِهِ: ﴿أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾، حدیث4505-

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad ibn Isma'il. Al-Jami' al-Sahih (Sahih al-Bukhari), Book of Tafsir al-Qur'an, Chapter on the verse: "Ayyāmam ma'dūdāt (a limited number of days)..." Hadith No. 4505.

70. التوبہ(9):114

At-Tawbah (9):114

71. بخاری، ابو عبداللہ، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، کتاب تفسیر القرآن، باب سورۃ توبہ، ج4، ص585-

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad ibn Isma'il, Al-Jami' al-Sahih, Book of Tafsir al-Qur'an, Chapter: Surah At-Tawbah, Vol. 4, Page 585.

72. ابو عبید، معمر بن المثنی، **مجاز القرآن**، ص270-

Abu Ubayd, Mu'ammar ibn al-Muthanna, Majāz al-Qur'ān, Page 270.